السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا چاہیے یا نہیں؟ اگر دینا چاہیے تو کب اور کیسے ہو؟ اس مسئلہ کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوران نماز تشہد کی حالت میں انگشت شہادت کو حرکت دینا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے بلکہ تمام انبیا علیہم السلام کا طریقہ مبارکہ ہے چنانچہ امام حمیدی رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کیا ہے [کہ اس نے شام کے کسی گرجا میں انبیا علیہم السلام کے مجسموں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی انگشت شہادت کو اٹھائے ہوئے تھے۔ [مسند حمیدی، ص: ۱۸۳، حدیث نمبر ۲۴۸

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس سنت کو زندہ رکھا بلکہ اگر کسی سے اس سلسلہ میں کوتاہی ہوجاتی تو یہ حضرات اس کا مؤاخذہ کرتے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ، ص: ۳۶۸، ج ۲

لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں اس سنت کو باہمی اختلاف کی نذر کردیا گیا۔ اس اختلاف کی بدترین صورت یہ ہے کہ اس سنت کو صحت نماز کے منافی قرار دیا گیا، چنانچہ خلاصہ کیدانی احناف کے ہاں ایک معروف کتاب ہے جس کے متعلق سرورق پر لکھا ہے:

اگر طریق صلوٰۃ کہہ وانی اگر نخوانی خلاصہ کیدانی

اگر تونے خلاصہ کیدانی نہ پڑھا تو نماز کے طریقہ کے متعلق تجھے کچھ پتہ نہیں ہوگا۔ اس کتاب کا پانچواں باب ''محرمات'' کے متعلق ہے۔ اس میں ان چیزوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کا ارتکاب دوران نماز حرام اورناجائز ہے بلکہ ان کے عمل میں لانے سے نماز باطل قرار پاتی ہے۔ ان میں سرفہرست بآواز بلند آمین اور رفع الیدین کو بیان کیا گیا ہے اس کی مزید وضاحت بایں الفاظ کی ہے: ''اَلْاَشَارَةُ بِالسَّبَابَةِ کَاَہْلِ حَدِیْثٍ'' (خلاصہ کیدانی، ص ۱۱) ''بار بار انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا جیسا کہ اہل حدیث کرتے ہیں'' یعنی یہ عمل ان کے ہاں نماز کو باطل کردیتا ہے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ مذکورہ بالا عربی عبارت کا فارسی زبان میں بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے'' اشارہ کردن بانگشت شہادت مانند قصہ خواناں'' اس عبارت میں اہل حدیث کا ترجمہ ''قصہ خواناں'' کیا گیا ہے گویا اہل حدیث محض داستان گو اور قصہ خوان ہیں، مصنف خلاصہ کی اس ناروا جسارت کے پیش نظر احناف کے معروف فقیہ اور عالم دین ملا علی قاری نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔ لکھتے ہیں کہ مصنف نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے، جس کی وجہ قواعد اصول اور مراتب فروع سے ناواقفیت ہے۔ اگر اس کے متعلق حسن ظن سے کام نہ لیں اور اس کے کلام کی تاویل نہ کریں، تو اس کا کفر واضح اور ارتداد صریح ہے۔ کیا یہ مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ثابت شدہ سنت کو حرام کہے اور ایسی چیز سے منع کرے جس پر عامة العلما پشت درپشت عمل کرتے چلے آتے ہیں۔ [تزئین العبادۃ لتحسین الاشارۃ، ص: ۶۷

بہر حال دوران تشہد انگشت شہادت کو حرکت دینا، مصنف خلاصہ کیدانی کے نزدیک ''خاکم بدہن'' ایک نازیبا حرکت ہے جس سے نماز باطل ہوتی ہے ''نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ہَفَوَاتِ الْفَہْمِ وَالْقَلَمِ'' جبکہ تشہد میں انگلی اٹھانا بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''تشہد میں انگلی اٹھانا شیطان کے لئے دیکھتے لوہے سے زیادہ ضرب کاری کا باعث ہے۔'' [مسند امام احمد، ص: ۱۱۹، ج ۲

[امام حمیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نمازی اپنی انگشت شہادت کو حرکت دیتا ہے تو شیطان اس سے دور رہتا ہے اس وجہ سے نمازی کو دوران نماز سہو ونسیان نہیں ہوتا۔ [مسند حمیدی: ۱۸۵

نیز یہ حرکت اور اشارہ نماز میں یکسوئی کا باعث ہے، اس سے خیالات منتشر اور پراگندہ نہیں ہوتے، نمازی، خارجی وساوس اور نماز کے منافی سوچ وبچار سے محفوظ رہتا ہے، کیونکہ انگشت شہادت کا براہ راست دل سے تعلق ہے۔ اس کے حرکت کرنے سے دل بھی رکا رہتا ہے، جیسا کہ حدیث بالا میں اس کا اشارہ موجود ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دوران نماز شیطان کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے انگشت شہادت کی یہ حرکت [بہت کارگر ہے۔ [مسند ابی یعلی، ص: ۲۷۵، ج ۲۷

[ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس سے بہت پریشان ہوتا ہے۔ [سنن بیہقی، ص: ۲۷، ۱۳۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی ترغیب بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور اپنے دائیں کی وہ انگلی اٹھالیتے جو انگوٹھے سے [متصل ہے، پھر اس کے ساتھ دعا مانگتے۔ [صحیح مسلم، المساجد: ۵۸۰

جو حضرات اس اشارہ اور حرکت کے قائل ہیں ان میں سے بعض کا موقف یہ ہے کہ تشہد میں ''اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہتے وقت انگشت شہادت اٹھائی جائے اور جب یہ شہادت توحید ختم ہوجائے تو اپنی انگلی کو نیچے کرلیا جائے ،ان کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

[حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو اس سے اشارہ کرتے جس سے آپ کی مراد توحید ہوتی۔ [بیہقی، ص: ۱۳۳، ج ۲

علامہ صنعانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ دوران تشہد اشارے کا مقام لاالہ الا اللہ کہتے وقت ہے کیونکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک نقل فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس اشارہ سے مراد توحید واخلاص ہے ۔ [سبل السلام، ص: ۳۱۹، ج ۱]

لیکن اس حدیث میں کسی قسم کی صراحت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاالہ الا اللہ کہنے پر اشارہ کرتے تھے، پھر یہ حدیث معیار محدثین پر پوری بھی نہیں اترتی، اس لئے محل اشارہ کی تعیین کے لئے کوئی صریح اور صحیح حدیث مروی نہیں ہے بلکہ بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع تشہد سے انگلی اٹھانا چاہیے اور سلام پھیرنے تک اسے حرکت دیتے رہنا چاہیے ۔ چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل مبارک بایں الفاظ بیان کرتے ہیں ''سب نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی ہلا رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا کر رہے تھے ۔'' [ابوداود، الصلوۃ: ۷۲۶]

علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں انگشت شہادت کے متعلق مسنون طریقہ بیان ہوا ہے کہ اس کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے ۔ [صفتہ الصلوۃ: ۱۵۸]

برصغیر کے نامور محدثین کا بھی یہی موقف ہے کہ انگشت شہادت کی حرکت شروع تشہد سے آخر تشہد تک جاری رہنی چاہیے ۔ [عون المعبود، ص: ۳۷۴، ج ۱، تحفۃ الاحوذی، ص: ۲۴۱، ج ۱، مرعاۃ المفاتیح، ص: ۴۶۸، ج ۲]

بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنی انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے ۔ [ابوداود، الصلوۃ: ۹۸۹]

لیکن عدم حرکت کا یہ اضافہ شاذ ہے کیونکہ مذکورہ روایت محمد بن عجلان کی بیان کردہ ہے جو متکلم فیہ راوی ہے، اس سے بیان کرنے والے خالد الاحمر، عمرو بن دینار، یحییٰ اور زیاد چار راوی ہیں مذکورہ اضافہ بیان کرنے والے صرف زیاد ہیں جو باقی رواۃ کی مخالفت کرتے ہیں اگر ثقہ راوی دوسرے ثقات کی مخالفت کرے تو اس کی بیان کردہ روایت کو شاذ قرار دیا جاتا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس کی صراحت کی ہے ۔ [تمام المنۃ، صفتہ الصلوۃ]

محمد بن عجلان کے شیخ حضرت عامر بن عبد اللہ سے جب محمد عجلان کے علاوہ دیگر ثقہ راوی بیان کرتے ہیں تو اس اضافہ کو نقل نہیں کرتے، پھر اضافہ کے شاذ اور ناقابل حجت ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن عجلان رحمہ اللہ سے اس روایت کو مذکورہ حدیث کے بغیر ہی بیان کیا ہے ۔ [صحیح مسلم، المساجد: ۵۷۹]

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اضافہ والی روایت نافی ہے ۔ جن روایات میں اشارہ کا ذکر ہے وہ مثبت ہیں اور محدثین کے بیان کردہ اصول کے مطابق مثبت روایت، نافی پر مقدم ہوتی ہے ۔ [زادالمعاد، ص: ۲۳۸، ج ۱]

مختصر یہ ہے کہ تشہد بیٹھتے ہی انگشت شہادت کو اٹھا کر اسے مسلسل ہلاتے رہنا چاہیے اور اس عمل کے منافی جو روایات ہیں، وہ شاذ، منکر اور ناقابل حجت ہیں، اب ہم تشہد بیٹھتے وقت دائیں ہاتھ اور اس کی انگلیوں کی کیفیت بیان کرتے ہیں ۔ محدثین کرام رحمہم اللہ نے اسے تین طرح سے بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے :

دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو بند کر لیا جائے، پھر انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں رکھ کر انگشت شہادت سے اشارہ و حرکت ہو ۔ حدیث میں ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن (53) کی گرہ لگاتے، پھر انگشت شہادت سے اشارہ کرتے ۔'' [صحیح مسلم، المساجد: ۵۸۰]

عرب کے ہاں گنتی کا ایک معروف طریقہ ہے کہ ترپن (53) کا عدد بتانے کے لئے پہلی تین انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو انگشت شہادت کی جڑ میں رکھ دیتے، حدیث میں ترپن کی گرہ لگانے کا یہی مطلب ہے ۔

تمام انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھا جائے اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا جائے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنے دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیتے، پھر انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی سے اشارہ کرتے ۔ [صحیح مسلم، المساجد: ۵۸۰]

ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھ لیتے ۔ [صحیح مسلم، المساجد: ۵۷۹]

پہلی دو انگلیوں کو بند کر لیا جائے، پھر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر انگشت شہادت سے اشارہ کیا جائے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو بند فرمایا، پھر درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا ۔'' [ابوداود، الصلوۃ ۷۲۶]

ان تینوں صورتوں کو گاہے بگاہے استعمال کرتے رہنا چاہیے، اب ہم اس کا فلسفہ بیان کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں مولانا محمد صادق سیالکوٹی مرحوم کے الفاظ مستعار لیتے ہیں، مولانا فرماتے ہیں کہ ''جب انگلی کو کھڑا کیا تو اس نے توحید کی گواہی دی کہ اللہ ایک ہے، پھر جب انگلی کو بار بار ہلانا شروع کیا تو اس نے بار بار ایک، ایک، ایک ہونے کا اعلان کیا، مثلاً: دوران تشہد اگر انگلی کو سات یا آٹھ بار ہلایا تو اتنی ہی مرتبہ انگلی نے توحید کا اعلان کیا گویا انگلی کھڑی ہوئی اور بول بول کر ایک اللہ، ایک اللہ کہتی رہی اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر رکھے، دماغ وحدانیت کو آبشار دل پر گرائے اور قلب عطشاں پر آب حیات پیا جائے ۔'' (صلوۃ الرسول) حاصل کلام یہ ہے کہ انگشت شہادت کو دوران تشہد حرکت دینا چاہیے اور اشارہ اور حرکت سلام پھیرنے تک برقرار رہے، حرکت نہ دینے کے متعلق جو روایات ہیں شاذ اور ناقابل حجت ہیں، نیز نمازی کی نظر دوران حرکت انگلی اور اس کے اشارہ پر مرکوز رہے اور اس سے تجاوز نہ کرے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ نمازی داخلی انتشار اور خارجی خیالات سے محفوظ رہتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث